## سوال نمبر 1

**رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پیغمبر امن و سلامتی ہیں۔ دلائل سے واضح کریں۔**

**جواب:**

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم امن کے داعی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بدولت مدینے کے کونے کونے میں امن و سلامتی کا بول بالا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا

**ان ارسلنک الا رحمۃ للعالمین**
**(الانبیاء)**

**ترجمہ:** بیشک ہم نے آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو دونوں جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ذات گرامی رحمت کا باعث ہے۔ لیکن آپ کے آنے سے قبل مدینہ میں ہر طرف جہالت کا دور دورہ تھا۔ دولت کا ارتکاز، ظلم و جبر، ناانصافی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا عام تھا۔ لیکن آپ کے تشریف لانے کے بعد مدینہ میں امن و آشتی کا دور شروع ہوا۔ مدینہ شریف جس کا پہلا نام یثرب تھا۔ آپ کے وجود کی بدولت اس کا نام مدینہ رکھ دیا گیا۔ ہر طرف عدل و انصاف، عفو و درگزر، اخوت و بھائی چارے، مساوات کا سرسبز دور شروع ہوا۔ تمام انسانوں کو ان کے حقوق ملنے لگے۔ اور وہ امن و سلامتی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرنے لگے۔ آج کے دور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر معاشرے میں امن و امان کی فضا قائم کی جا سکتی ہے۔

Scanned with CamScanner

## رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امن و سلامتی کا پیغام

نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مدینہ
شریف کو امن و سلامتی کی قیام گاہ بنا دیا۔ جہاں ہر
مغرور اور طاقتور، چھوٹے بڑے، دشمن کو برابری
کے حقوق دیئے جائیں گے۔ ہر قسم کے ڈر اور خوف
کی فضا ختم کر دی جائے گی۔ اور ریاست مدینہ کے لوگ
سکون سے اپنی زندگی بسر کریں گے۔

### آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مدینہ منورہ میں امن کی فضا اس طرح قائم ہو گی کہ
ایک پردہ نشین خاتون بنا کسی محافظ و معاون
کے مدینہ سے لمبا سفر طے کر سکے گی۔ اور اسے کسی
قسم کا خوف اور ڈر نہیں ہو گا۔ اور نہ ہی کسی قسم کا
خوف سے ڈرا، دھمکا سکے گا۔

### ۱۔ عقیدہ توحید کے ذریعے امن:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کی وحدانیت کا درس
دیا۔ خدا کی عبادت کرنے، اس کے احکام بجا آوری لانے
کا حکم دیا۔ اور فرمایا خدا ایک ہے۔ وہ لائق عبادت
ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس فرمان سے
کافروں کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ وہ جو بے شمار خداؤں
کی پوجا کرتے تھے کشمکش کا شکار ہو گئے۔ لیکن آپ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ کہہ کر تردید کر دی کہ اللہ
تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

قل ھو اللہ احد ۰ اللہ الصمد ۰ لم یلد ۰ ولم
یولد ۰ ولم یکن لہ کفوا احد ۰

(اخلاص ۱،۴)

Scanned with CamScanner

ترجمہ: "فرما دیجیے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کی اولاد ہے نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور اسکا کوئی ہمسر نہیں"

حدیث شریف میں فرمایا:

قل لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ

جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عقیدہ توحید پر بڑا زور دیا اور اسکو ایمان کی بنیاد قرار دیا۔

## 2. خاندان کی اصلاح کے ذریعے امن:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مرد و عورت کی تربیت پر بہت زور دیا ہے۔ ان کی بدولت معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ انہی سے کسی خاندان کا آغاز ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے معاشرے میں عورت کو اس کا حق دلایا۔ اسکے ہر روپ کو معتبر بنایا اور عزت و احترام کا درجہ دلایا۔ ماں کے قدموں تلے جنت، بیٹی کو آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔

بقول شاعر

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ

ارشاد باری تعالیٰ جس کا مفہوم یہ ہے۔

اور جب کافروں میں کسی کو خبر ملتی کہ اس کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی تو وہ منہ چھپاتا پھرتا۔ غصے سے ادھر ادھر چھپتا پھرتا کہ اب وہ اس بوجھ کو زندہ رکھے یا دفن کر دے۔ خبردار کیا ہی برا فیصلہ ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے

"جس کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی۔ اس نے بیٹی کی اچھی پرورش کی۔ اس کو آداب سکھائے۔ بیٹوں کو اس پر ترجیح نہ دی تو وہ قیامت کے روز میرے ساتھ ہو گا۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی درمیان والی انگلیوں کو ملا دیا۔"

## 3. ہاشمی عدل کے ذریعے امن کا پیغام:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں عدل و انصاف کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کاموں کے درمیان خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر، عدل کی فضا قائم رکھی۔ حجر اسود کو نصب کرنے کے موقع پر قریش کے گروہوں کے درمیان تنازعہ پڑ گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے مناسب انداز سے اسے حل فرمایا۔ اور ایک بڑا تصادم ہونے سے بچا لیا۔

## 4. مساوات کے ذریعے امن:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تمام انسان برابر ہیں۔ رنگ، نسل، مذہب کی بنیاد پر کسی کو کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔ کفار مکہ اس انسان کو معتبر سمجھتے جس کے پاس مال و متاع کی زیادتی ہوتی اور باقی سب کو حقیر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس منظر نامہ کو بدل کے رکھ دیا۔

خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"کہ اللہ ایک ہے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو۔ پس کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی کالے کو کسی گورے پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ برتری کی بنیاد صرف تقویٰ پر ہے"۔

**بقول شاعرؒ:**

تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

## 5. عفو و درگزر کے ذریعے امن:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام انسانوں کے لیے باعث رحمت ہیں۔ آپ کی ذات گرامی بہترین خوبیوں کی مالک ہیں عفو و درگزر کی خوبی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ نے فتح مکہ کے موقع پر تمام حاضروں کو معاف فرما دیا۔ اور انہیں اپنی امان میں لے لیا۔ اور عام معافی کا اعلان کیا۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

**ان اللہ کان عفوا غفورا**

ترجمہ: بیشک اللہ درگزر کرنے والے کو پسند فرماتا ہے۔

مکی زندگی میں طائف والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پتھر برسائے، آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے، ام جمیلہ جو ہر صبح فجر کے وقت گھر کا کوڑا کرکٹ اور کانٹے بچھاتی اور اوپر سے دھکیل دیتی۔ بس نیت یہ کہ نعوذ باللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گر جائیں آپ نے ان کو بھی معاف کر دیا۔ اور فرمایا:

کہ معاف کر دینے سے اگر کسی شخص کی عزت کم ہو جائے!

تو قیامت کے روز مجھ سے لے لینا

6- امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ذریعے امن :

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام انسانوں کو نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکنے کی تلقین فرمائی۔ اور فرمایا کہ نیک اعمال کرنے والوں کے لیے دنیا و آخرت میں بڑا اجر ہے۔ اور برے اعمال کرنے والوں کے لیے سزا ہے۔ لیکن تم پروردگار سے معافی و رحمت کے طلبگار رہو۔ بیشک وہ معاف کرنے والا ہے۔

7- اخوت و بھائی چارے کے ذریعے امن :

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام انسانوں کے درمیان اخوت و بھائی چارے کی فضا قائم کی۔ اور فرمایا کہ تمام مسلمان ایک جسم کی مانند ہے۔ جب ایک جسم کے کسی حصے میں درد ہوتا ہے تو پورا جسم درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں کی مثال بھی ایسی ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

انما المؤمنون اخوۃ

بیشک مسلمان (مومن) آپس میں بھائی بھائی ہیں

ارشاد باری تعالیٰ :

واعتصمو بحبل اللہ و لا تفرقو

ترجمہ : اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

Scanned with CamScanner

## 8- باہمی امداد کے ذریعے امن:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آپس میں مل جل کر رہنے، ایک دوسرے کے کام آنے، مخلوق خدا کی خدمت کرنے کا درس دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود صحابہ کرام کی ان کے کاموں میں مدد فرماتے۔ اور ان کے کام آکر خوشی محسوس کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ مخلوق خدا کی خدمت کرنے والے کو عزیز تر رکھتا ہے۔ اور جب کوئی انسان کسی کی مدد کرتا ہے تو اللہ بھی اس انسان کے لیے آسانیاں پیدا فرماتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخلوق کنبے کی طرح ہیں۔

## 9- معاشرتی اصلاح کے ذریعے امن:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاشرے کی اصلاح پر بہت زور دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ اسکو عملی طور پر آپ نے ثابت کر کے دکھایا۔ زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں رہنمائی فرمائی۔ عبادات سے لے کر حقوق و فرائض تک ہر پہلو کے بارے میں رہنمائی کی۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے غلاموں کو آزاد فرماتے اور ان کی تعلیم و تربیت، حال احوال کا خیال کرتے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک غلام حضرت زید تھے آپ نے ان کو نہ صرف آزاد کیا بلکہ ان کی شادی اپنی پھوپھی زاد بہن سے ~~بھی کی~~ شادی کروائی۔

## غزوات کے ذریعے امن :

غزوات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مختلف غزوات میں حصہ لیا۔ اور ان کے ذریعے امن و امان کی فضا قائم کی۔ اسلام کا بول بالا کیا۔ ۲۳ سال کے مختصر عرصے میں ہر طرف دین اسلام کی روشنی پھیلائی۔ اور کفار کو بری طرح شکست ہوئی۔ غزوہ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد کافروں کی بہ نسبت بہت کم تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعا قبول فرمائی اور مسلمانوں کی غیبی مدد فرمائی۔

> آج بھی ہو گر ابراہیم سا ایماں پیدا
> آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

## حاصل کلام :

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم امن کے داعی اور پیامبر تھے۔ انہی کی بدولت دنیا میں امن و سلامتی کا بول بالا ہوا۔ کافر جو ہر وقت دشمنی میں مصروف تھے اور مدینہ منورہ کو بہت کم دینے میں مبتلا تھے۔ آپ نے مدینہ شریف کو جنت بخشی۔ اور اپنے عمل کے ذریعے امن و آشتی کا پیغام دیا۔ مصائب و تکالیف برداشت کرنے کے باوجود آپ راہ حق سے پیچھے نہیں ہٹے بلکہ توحید، معاشرتی اصلاح، عدل و انصاف، مساوات کے ذریعے امن کا پیغام دیا۔ صحابہ کرام بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طریقہ کار پر عمل فرماتے تھے۔ آج کے افراتفری کے ماحول میں بھی مسلمان آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی سنت پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔

فاطمہ ریاض
#063

اسلامی تہذیب کی اہم خصوصیت کے طور پر اسلام کے نظام اخلاق پر تفصیل سے روشنی ڈالیے۔

جواب:

تعارف:

کسی بھی معاشرے کے چال چلن، رسم ورواج، عقائد کا انحصار اس معاشرے کی تہذیب و تمدن پر ہوتا ہے۔ تہذیب اس علاقے، نسل میں روح کی اہمیت رکھتی ہے۔ اور اسلامی تہذیب کو مسلم معاشرے میں نمایاں اہمیت حاصل ہے مسلمان اپنی زندگی کے عقائد و اطوار، رسم ورواج اسلامی تہذیب کے پابند رکھتے ہیں۔ اور انہی سے اپنے اخلاق و اطوار کو بہتر بناتے ہیں۔ عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت، سادگی، امانت و دیانت، تکریم انسانیت، عدل و انصاف، رواداری، اخوت و بھائی چارہ وغیرہ اسلامی تہذیب کا حصہ ہے جو اسلام کے اخلاقی نظام کی بنیاد ہے۔ اور ان پر عمل کر کے مسلمان دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔

تہذیب:

تہذیب کا لفظ عربی زبان کے لفظ ھذب سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہے کانٹ چھانٹ کرنا، سنوارنا۔

اصطلاحی معنی:

تہذیب سے مراد کسی معاشرے یا انسان کی نظریات ہیں۔ جن کے مطابق وہ زندگی گزارتا ہے۔ تہذیب کا تعلق سوچ، فکر سے ہے۔ جو کسی بھی انسان کو جینے کا طریقہ سکھاتی ہے۔ اعمال کا دارومدار انسان کی سوچ، فکر، نظریات سے ہوتا ہے۔ اعمال انسان کی فکر کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔

## اسلامی تہذیب

اسلامی تہذیب سے مراد ایسے نظریات و افکار ہے۔ جن کا تعلق دین اسلام سے ہو۔ دین اسلام کی بنیاد عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت، عقیدہ آخرت، عبادات پر ہے۔ مسلمان کے تمام اخلاق و اقدار اسلام کے پابند ہوتے ہیں۔ وہ کوئی بھی کام ان عقائد عبادات سے ہٹ کے نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی زندگی کو اسلام کے نام پر گزارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور دنیا و آخرت کی فکر کرتا ہے۔ اور دونوں زندگیوں میں کامیاب ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

## اسلامی تہذیب کی خصوصیات جو اسلامی نظام اخلاق کی بنیاد ہے۔

اسلامی تہذیب کی بے شمار خصوصیات ہیں۔ جو کہ موجودہ دور میں اور آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے بھی اسلام کے اخلاقی نظام کی بنیاد تھیں، درج ذیل ہیں۔

## عقیدہ توحید

عقیدہ توحید سے مراد خدائے لم یزل کی وحدانیت کا اقرار ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، اور اسکی عبادت کرنا توحید کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا

قل ھو اللہ احد ہ اللہ الصمد ہ لم یلد ولم یولد ہ ولم یکن لہ کفوا احد ۔

(اخلاص)

ترجمہ: کہہ دو کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس نے کسی کو پیدا کیا۔ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

اسلامی تہذیب اور اسلام کے اخلاقی نظام کی بنیادی کڑی عقیدہ توحید ہے۔ اس کے بغیر کوئی بھی انسان مسلمان نہیں ہوسکتا ہے۔ اور اپنی زندگی کو ایک سیدھے راستے پر نہیں گزار سکتا۔ اسلیے عقیدہ توحید پر ایمان لانا لازم و ملزوم ہے۔

## عقیدہ رسالت:

رسول کا لفظی مطلب پیغام پہنچانے والا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انسانیت کی طرف رسول بناکر بھیجا گیا۔ تاکہ آپ ان کو اخلاقیات سکھائے۔ اپنی زندگی کو کامل نمونہ بناکر انسان کی درست سمت میں رہنمائی کریں۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان ارسلنک الا رحمتہ للعالمین

(الانبیاء)

بیشک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونوں جہانوں کے لیے رحمت بناکر بھیجا گیا ہے۔

## عقیدہ آخرت

اسلام کے اخلاقی نظام کی اہم کڑی جزا و سزا پر یقین رکھنا ہے۔ مسلمان پر اس بات پر یقین

رکھتے ہیں کہ دنیاوی زندگی کے بعد ایک اخروی زندگی ہے جس میں اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اور اسکے مطابق جزا و سزا، خیر و شر کا تعین کیا جائیگا۔ اسکے مطابق ہی جنت و دوزخ کا فیصلہ کیا جائیگا۔ بس پر عمل کر کے انسان بہت سی برائیوں سے بچ جاتا ہے۔ اور خود کو برائی سے روکے رکھتا ہے کہ بعد میں اس کا انجام برا ہو سکتا ہے۔

## عبادات:

اسلام میں نماز، روزہ، زکوۃ، حج، جہاد کو عبادات کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ مسلمان دنیا کے کسی بھی حصے میں موجود ہوں وہ اپنی عبادات کا حق ادا کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ یہ عبادات انسان کی روحانی نشوونما کے ساتھ ساتھ جسمانی نشوونما کرتی ہیں۔ اور انسان کی اصلاح میں اہم کردار ادا کرتی ہے یہ انسان کو بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہیں، صبر و تحمل کا درس دیتی ہے، تمام مسلمان اللہ کے حضور برابر درجہ رکھتے ہیں۔ مختصراً یہ انسان کی مجموعی طور پر دنیا و آخرت کو سنوارنے میں مدد کرتی ہیں۔

## سادگی:

اسلام کی بنیاد سادگی پر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں جہانوں کے سردار ہونے کے باوجود سادگی اور سادہ زندگی گزارنے کو ترجیح دی۔ اخلاقی طور پر سادگی سے امیر و غریب کے درمیان فرق مٹ جاتا ہے۔ کوئی بھی انسان غرور و تکبر سے

Scanned with CamScanner

کام نہیں لیتا ہے۔ اور سادگی کو ہی اپنی زندگی کا مقصد بنا لیتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

## البذاذۃ الایمان، البذاذۃ الایمان، البذاذۃ الایمان

سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

## مساوات کا درس:

اسلام انسان کو مساوات، برابری کا درس دیتا ہے۔ اسلام کی نظر میں امیر غریب، میں کوئی فرق نہیں۔ تمام انسان اللہ کی مخلوق ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی نظر میں سب انسان برابر ہیں کسی ایک انسان کو دوسرے انسان پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔

## خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی کالے کو کسی گورے پر، کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ برتری صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے"

## قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تمہارے قبیلے اس لیے بنائے کہ تمہاری پہچان ہو سکے (الحجرات)

## امانت و دیانت:

اسلام انسان کو دینی معاملات میں، لین دین میں امانت داری کا حکم دیتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص آپ کے پاس کوئی چیز امانت کے طور پر رکھتا ہے تو آپ کا فرض ہے کہ اس کی امانت میں خیانت نہ کرے اور مقررہ وقت پر اسی حالت میں اسکو واپس کرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **امین** کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ نے کبھی کسی امانت میں خیانت نہیں کی۔ ایک دفعہ عرب میں حجر اسود کو نصب کرنے پر جھگڑا ہو گیا۔ ہر کوئی چاہتا تھا کہ وہ یہ شرف حاصل کرے۔ آپ صا آخر کار قبیلے والوں نے فیصلہ کیا کہ جو صبح مسجد نبوی میں سب سے پہلے داخل ہوگا وہی ایسا فیصلہ کرے گا۔ صبح صادق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے۔ اور آپ نے فیصلہ فرمایا۔ قبیلے والوں کو آپ کے امین ہونے پر یقین تھا۔ اسلیے جب انہوں نے فیصلہ فرمایا تو اس میں ذرا بھی بے یقینی کی کیفیت نہ پیدا ہوا اور مسئلہ بھی حل ہو گیا۔

## عدل و انصاف:

اسلام کے نمایاں اوصاف میں عدل و انصاف مرکزی اہمیت کا حامل ہے۔ کوئی بھی معاشرہ عدل و انصاف کے بغیر ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

**قل امر ربی بالقسط** (القرآن)

**ترجمہ:** کہہ دیجیے! کہ خدا کی طرف سے عدل کرنے کا حکم ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کہ خدا کی قسم! اگر میری بیٹی فاطمہ رض بھی چوری کرتی

تو میں ان کے ہاتھ کو بھی کاٹ دیتا ہے۔
اس سے پتہ چلتا ہے کہ عدل و انصاف کا تعلق کسی خاص شخص، طبقے اور معاشرے سے نہیں ہے بلکہ جو انسان حقوق و فرائض کی خلاف ورزی کرے گا، وہ کٹہرے میں کھڑا ہو گا اور جواب دہ ہو گا۔

## انسانی عظمت و وقار:

اسلام انسان کی عزت و تکریم کا حکم دیتا ہے۔ اور زندگی کے مراحل میں اس کے وقار، اس کی عزت و ناموس کی حفاظت کا درس دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

**ولقد کرمنا بنی آدم** (بنی اسرائیل)

ترجمہ: بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت عطا کی
ایک انسان کی عزت کرنے سے دوسرے انسان کی عزت میں فرق نہیں پڑتا بلکہ تعلق مضبوط ہو جاتا ہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم، اسلام تمام انسانوں کی عزت، ان کا احترام کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

**وتعز من تشاء وتذل من تشاء** (آل عمران)

ترجمہ:- اور اللہ جسے چاہے عزت عطا کرتا ہے اور جسے چاہے ذلت عطا کرتا ہے

## امر بالمعروف نہی عن المنکر:

اسلام انسان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔ انسان کو نیک اعمال میں پہل کرنی چاہیے اور برے اعمال سے خود بھی رکنا چاہیے اور دوسرا

Scanned with CamScanner

کو بھی رد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے

"جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا جہاد ہے"

## اخوت و بھائی چارہ:

اسلام انسان کو ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنے کا حکم دیتا ہے۔ ایک دوسرے کے کام آنے کا حکم دیتا ہے۔ مسلمان معاشرے میں تمام انسان ایک جسم کی مانند ہے۔ جب جسم کے کسی ایک میں تکلیف ہوتی ہے۔ تو پورا جسم بے آرام ہوجاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا

**المسلم اخو المسلم**

مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

## رواداری:

رواداری کے لفظی معنی صبر و تحمل، برداشت کرنے کے ہیں۔ دین اسلام ہمیں انسان کو اپنی روزمرہ زندگی میں صبر و تحمل کا درس دیتا ہے۔ صبر کرنے سے انسان بہت سے مسائل کا شکار ہونے سے بچ جاتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ:

**ان اللہ مع الصابرین** (القرآن)

بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

صبر و تحمل سے زندگی کو آسان بنایا جا سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی صبر کرنے والوں کے لیے بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔

## اجتماعی عدل:

عدل کی بنیاد پر کیے گئے فیصلے

Scanned with CamScanner

کسی معاشرے کی کامیابی کے ضامن ہیں۔ اجتماعی طور پر جب کسی معاملے پر عدل کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے۔ اور اس میں شک و شبہات کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔

حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں عمرو بن العاص کے بیٹے نے مصری آدمی پر کوڑے برسائے تھے، اور اپنی طاقت کا استعمال کیا۔ جب وہ آدمی آپؓ کے پاس حاضر ہوا اور انہیں سارے معاملے سے آگاہ کیا تو انہوں نے فوراً عمرو بن العاص اور اس کے بیٹے کو آنے کا حکم دیا۔ آپؓ نے فرمایا، "جتنے کوڑے اس نے بلاوجہ تمہیں مارے ہیں تم بھی وہی عمل دوہراؤ اور آخر میں ایک کوڑا عمرو بن العاص کو۔ مصری آدمی نے کہا وہ اپنا بدلہ پورا کر چکا تو آپؓ نے فرمایا۔ اس کے گورنر ہونے کی وجہ سے اس کا بیٹا اپنی طاقت کا استعمال کر رہا تھا۔ اگر یہ عاجزی و انکساری سے کام لیتا تو نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔

ارشادِ باری تعالیٰ

**اعدلوا ھو اقرب للتقوی**

ترجمہ: عدل کرو کہ یہ تقویٰ کے بہت قریب ہے۔

## حاصلِ کلام:

اسلامی تہذیب کی بنیاد عقیدہ توحید، رسالت، مساوات، سادگی، رواداری، عدل و انصاف پر ہے۔ تہذیب کسی قوم کے اعمال و افکار کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ کسی قوم کے نظریات و افکار سے اس معاشرے کے رہن سہن، اخلاق و اطوار کا

پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ اسلام کے اخلاقی نظام کی بنیاد
اسلامی تہذیب پر ہے۔ جو اس کے سماجی، معاشی،
معاشرتی عوامل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور اس کو
زندگی گزارنے کا طریقہ، سلیقہ فراہم کرتی ہے۔
انسان اسلام کے اخلاقی اصولوں پر عمل کر کے دنیا
میں اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتا ہے اور اپنی
زندگی کو کامیاب بنا سکتا ہے۔ اسلام کے اخلاقی
اصولوں پر عمل کر کے دنیا و آخرت دونوں زندگیوں
میں سرخرو ہوا جا سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner